اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

شرح قیمت جو سر سال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے ۵ؔ
خواص سے ۵؍
ہندوستان سے باہر ۶ؔ
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲؍

الحکم

قادیان دارالامان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	ایڈیٹر:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۱۶	قادیان دارالامان - ۲۱ - نومبر سنہ ۱۹۱۲ع	نمبر ۳۶

آئینہ حق نما کی قدر دانی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے الہامات مرزا کا جواب لکھتے وقت اس خاکسار کی دعا سے مدد کی اور میں صدق دل سے اعتراف کرتا ہوں۔ کہ محض آپ کی دعا سے مجھے توفیق ہوئی۔ کہ اس کتاب کا مبسوط جواب مرتب دے سکا۔ اب آپنے کتاب مذکور کے جواب کو پسند فرما کر

۲۵ جلدیں

اپنی جیب سے خرید کر میری اعانت

فرمائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ قدر دانی میرے لئے ہمیشہ خوشی کا موجب رہیگی۔ اس لحاظ سے نہیں کہ ۲۵ جلدیں بک گئیں۔ بلکہ اس سے کہ میرے آقا نے میری حوصلہ افزائی کی۔ یہ واقعہ اس تڑپ اور خواہش کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جو آپ کو حق کی اشاعت کے لئے ہے۔ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو اس کتاب کی متعدد جلدیں خرید کر مفت تقسیم کر دیں۔ امرتسری منکر نے اپنے رسالہ کا جو نہ ہزار ہزار کی تعداد میں تین مرتبہ چھاپ کر پھیلایا ہے۔ اس کے دور کرنے کے واسطے اس رسالہ کی بہت سی کاپیاں مفت تقسیم کرنی چاہئیں۔ اگر احمدی انجمنیں جن میں سے بعض سینکڑوں جلدیں بھی شائع کر سکتی ہیں۔ بلا امتیاز و تفریق ہر انجمن دس دس جلدیں بھی خرید کر مفت شائع کر دے۔ تو ایک ہزار سے زائد جلدیں شائع ہو سکتی ہیں۔ یہ زمانہ اشاعت کی تکمیل کا ہے۔ اس لئے اس سے غفلت کرنا ایک ناقابل عفو غلطی ہے احباب توجہ کریں۔

جن احباب نے متعدد جلدیں خرید کرنے کا پہلے وعدہ کیا تھا۔ اس تحریر کے ذریعے سے انہیں بھی یاددہانی کی جاتی ہے۔ کہ وہ توجہ فرماویں۔

صحت کس طرح حاصل کرنا

گذرے وقت ... کا سبب پیشاب ... زیادہ ... جس کو کمزور اور ضعیف گردے خون میں سے فطرتی طور پر جدا نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ... جسم کی صحت کو بہت کچھ ... ہے ... ضعف اور مرض کی علامات حسب ذیل ہیں۔ نیند نہ آنا۔ پیشاب کا آنا اور اس کا رنگ خراب یا دھندلا ہونا۔ پیاس کا ہمیشہ لگنا۔ جسم میں تھکان معلوم ہونا۔ دل کی کمزوری۔ درد سر۔ گٹھیوں کی بیماریاں۔ نظر کا دھندلا پن۔ چہرہ کا ... جوڑوں میں درد یا سختی۔ حافظہ خراب ہو جانا اور جسم کی عام نقاہت وغیرہ۔ اگر توجہ نہ کی گئی تو پیشاب کے امراض گٹھیا۔ جلندھر۔ ذیابیطس اور گردوں کا انحطاط یعنی سڑنا اور ... اس قسم کی بیماریاں کہ جنکو اکثر غلطی سے ایامی امراض خیال کر جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں اور پیشاب کے اعضا کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب کو ... زہریلا مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جس سے صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو اچھا رکھئے۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) چونکہ انکے لئے مجرب دوا ہیں ان کو اچھا رکھتی ہیں۔

Doan's Backache Kidney Pills.

دو روپیہ ۲ یا چھ شیشیوں کے ۱۱ تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں یا ... پی۔ او۔ باکس ۲۰۰ ... کے پاس سے۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینیٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چنبل ... (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ ... چھپا گیر ... داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش ... اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکاندار کے پاس۔ قیمت ۲ دو روپیہ فی ڈبیا۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا۔ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے۔

قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے اس مرض کے لئے یہ معجون تیار کی ہے جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کے لئے مفید ہے انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو۔ تو طلب فرمائیے۔ قیمت فی بکس عمہ

طلاء طلسمی

پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے۔

سرمہ سلیمانی

آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانے والا۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان

دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا قیمت فی بکس ۴ر

حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ حمیدیہ ... ضلع ...

انوار الاحمدیہ پریس قادیان

سالانہ جلسہ کے متعلق کچھ اور

سالانہ جلسہ کے متعلق الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں اپنے ناظرین کو توجہ دلاچکا ہوں۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۷ء کو الحکم میں ایک آرٹیکل

آپ جلسہ پر آتے ہیں تو آپ کا فرض کیا ہونا چاہئیے؟

کے عنوان سے میں نے لکھا تھا۔ مگر آج قریباً ۵ سال بعد میں اس پر پھر توجہ دلانے کی ضرورت سمجھتا ہوں لیکن **اُسوقت** اور **آج** کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ وہ وقت جبکہ اللہ تعالیٰ کا مامور مہدی اور مسیح (خدا تعالےٰ کے بے انتہا برکات اور صلوات اس پر ہوں) ہم میں موجود تھا۔ اور آج آہ! وہ مہبط وحی ہم میں نہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس رماندہ قوم کی دستگیری فرمائی اور غلام احمد (علیہ السلام) کے بدلے ہمیں **نورالدین** عطا۔ مگر وہ نبیوں کا موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز تھا اور یہ قدرت ثانیہ کے ظہور کا **مقدمۃ الجیش** و **مسیحیت** اور **مہدویت** کے شجر طیبہ کا پہلا پھل۔

وہ وقت تھا کہ ہم تعلیم کے لئے آتے تھے اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندے کے منہ سے وہ باتیں سُنتے تھے جو خدا تعالیٰ کی جلی یا خفی وحی اس کے قلب پر نازل کرتی تھی مگر اب وقت آیا ہے کہ اس تعلیم اور تلقین کے لئے ہمارا امتحان ہو۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ تعلیمی سکول کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔ نہیں ہم ہی میں سے ایک جو اپنے امام کی اتباع میں **فنا** اور عملی رنگ میں ایک **اسوہ** اور نمونہ ٹھہر گیا۔ ہمارا امام اور خلیفہ ہوا ہے۔ تاکہ ہم میں سے بہتوں کو اپنے رنگ میں رنگین کرے اور

نورالدین بنا کر دکھاوے

اس نے اپنے طرز عمل اور نور یقین سے بتایا ہے۔ کہ جب انسان اپنے مقتدا اور امام کی اتباع اور اطاعت و محبت میں گم ہوجاتا ہے تو دوسروں کے لئے **اسوہ** ٹھہر موجب ہدایت ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء کی تجلی کا مظہر ہوتا ہے۔ پس اس صورت میں یہ سلسلہ تعلیم بدستور جاری ہے۔

یہ موقع نہیں کہ میں اس پر بحث کروں۔ بلکہ میں آپ کے سامنے اس **فرض** کو رکھنا چاہتا ہوں۔ جو اس جلسہ پر آنے کے متعلق آپ کا ہے۔

یہ امر تو پڑھنے والے احباب سے مخفی نہیں ہے کہ سالانہ جلسہ کی تقریب ہماری جماعت کے لئے ایک قسم کی **عید** کی تقریب ہے۔ جبکہ دور دراز اور ہر گوشہ ملک کے احباب یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مل کر انہیں مسرت ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر میں چند ایسی باتیں پیش کرنی چاہتا ہوں جو میرے خیال اور سمجھ میں اس قابل ہیں۔ کہ ہماری قوم کے ہر ایک **فرد** کو ان پر غور کرنا چاہئیے خصوصاً جبکہ قادیان کی پاک سرزمین میں وہ داخل ہوئے ہیں اور پھر ایسے وقت اور حالت میں کہ کل ملک کی نظریں ان پر ہیں۔

میں جانتا ہوں۔ ناظرین اس امر سے غافل نہیں ہیں کہ یہ جلسہ ایک قسم کا میلہ ہے مگر یہ میلہ دوسرے میلوں کی طرح کھیل کود اور لہو و لعب کا میلہ نہیں نہ اس میں کوئی سیر و تماشا ہے۔ نہ اس کے دیکھنے کی فرصت۔ جو لوگ زندگی کی غرض و غائت اور مطالعہ نفس کی قابلیت رکھتے ہیں یا جنہوں نے اس سوال کو قابل غور سمجھا ہے۔ اُن کے لئے تو یہ تقریب **ایک امتحان** ہے۔ مگر جنہوں نے ان امور پر غور نہیں کیا۔ ان کے لئے **میلے** سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھ سکتا۔ اور میں خیال نہیں کرسکتا کہ کوئی احمدی اس کو ایک معمولی میلہ ہی قرار دے یا دینے کی کوشش کرے۔ بلکہ میرے دوستو! اس پر آپ کو اس سپرٹ سے بھر کر آنا چاہئیے جو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی میں بھرنا چاہتے تھے۔ اور جس غرض کے لئے انہوں نے اپنی جان دی۔ ایسی حالت اور صورت میں قادیان کی سرزمین تمہیں **اخلاص** اور **صواب** کا سبق دینے کے لئے بہترین معلم ہے

بہرحال ایک ایسی تقریب پر جہاں ہزاروں انسان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ سب سے پہلا امر جو ہر ایک بھائی کے دل میں مرکوز ہونا چاہئیے وہ یہ ہے کہ جس طرح سے ممکن ہوسکے ساتھی اور رفیق کو آرام ملے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے اپنے دل میں **مروّت** اور **ایثار** کا جوش پاتا ہو جب حالت ایسی ہو تو یقینی امر ہے کہ سب ہی کو آرام ملے لیکن جہاں خود غرضی اور ذاتی بھلائی اور آرام ہی کا خیال ہو۔ وہاں ممکن نہیں کہ ایک بھی آرام پاسکے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آنے والے احباب اس کو نصب العین رکھیں گے۔

ایسے بڑے مجمعوں میں کسی قسم کی فروگذاشتوں کا ہونا ممکن ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کو وقت پر کھانا نہ ملے۔ یا حسب دلخواہ اترنے کے لئے جگہ نہ ہو یا اور کسی قسم کی تکلیف ہو۔ اس لئے ایسی حالت میں ہر شخص کو سمجھ لینا چاہئیے کہ وہ آپ ہی مہمان اور آپ ہی میزبان ہے اور اپنے ہی گھر میں آیا ہے جہاں وہ اس قسم کی معمولی باتوں پر توجہ بھی نہیں کرتا۔ پس اگر وہ اپنے خدام بھائیوں کی طرف سے کوئی ایسی بات پائیں جو ان کے شان کے شایان نہ ہو۔ تو انہیں معذور سمجھ کر معاف فرماویں اور ایسی معمولی باتوں پر کبھی کوئی آواز کسی کے کان میں شکایت کی نہیں آنی چاہئیے۔ کیونکہ یہاں آنے کا مقصد آرام اور آسائش یا سیر و تفریح نہیں بلکہ یہ باتیں ہر شخص کو علیٰ قدر مراتب اپنے گھر میں حاصل ہیں۔ یہاں آنکی غرض تو وہ ہے

جو دوسری جگہ پوری نہیں ہوتی۔

اور وہ یہاں حصول اکسیر کے لئے آتے ہیں۔ اور اکسیر کے لئے ضروری ہے۔

خاک شو تا اکسیر شوی

جب تک انسان کے جذبات پر موت وارد نہیں ہوجاتی وہ خود زندہ اور دوسروں کے لئے **مایہ حیات** ہو نہیں سکتا۔ اگر ہم نے یہاں آکر بھی **دستِ خود و دہانِ خود** کے عمل کو مدنظر رکھا تو پھر سمجھ لو کہ ہمارا یہ سفر کیا بابرکت ہوگا؟

یہاں آنے کی غرض خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی تھی کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ عبودیت کا رشتہ مستحکم کرنے کی سبیل ہاتھ آوے اور امراض نفس سے نجات ملے جس میں ہم گرفتار ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم اس مقصد کو کو پاسکیں جس کے لئے اُس نے

اپنا موعود خلیفہ ہم میں نازل کیا تھا

(خدا کے صلوٰۃ اور سلام اس پر ہوں) پس اس مقصد کی راہ میں آنی اور فانی ضروریات کے لئے جد و جہد اور اس سلسلے میں بیجا رنج و تعب یہاں نامناسب ہے۔ بلکہ ہر حالت میں ہمارے نصب العین وہ غرض اور مقصد ہے جس کے لئے یہ سفر کیا گیا ہے اور اخراجات اور سفر کی تکالیف برداشت کرکے اتنے میلوں کے فاصلے پر ہم آئے ہیں اس کے بعد دوسرا امر جس پر مجھے توجہ دلانے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی ہماری کسی غلطی یا کمزوری سے متاثر ہونے کی حاجت نہیں اور نہ یہ سوال تمہاری راہ میں آنا چاہئے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ یہاں کے رہنے والوں کی حالت بہت اعلیٰ اور اچھی ہونی چاہئے اور میں یقین کرتا ہوں کہ بیشک ان میں سے ایک گروہ اس قسم کا ہے۔ جس نے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے بہت بڑا فائدہ اُٹھایا ہے اور اُس نے اپنے **اخلاص ایثار** اور خدمت دین کا ایک نمونہ دکھایا ہے۔ تاہم ہم میں بہت ایسے ہیں۔ جو ابھی بہت سے روحانی امراض میں مبتلا ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے محض فضل اور اس کے برحق خلیفہ کی توجہ سے شفا پا رہے ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے جو انہیں اس مقام برکات میں ٹھہرنے کا موقعہ دیا ہے۔ یہ بے محل نہیں کیا

نورالدین

ان میں ہی کا ایک فرد تھا اور اس نے اسی مکتب میں وہ کمالات حاصل نہیں کئے۔ جہاں پہنچ کر وہ اس قابل ہوگیا کہ

ہم اسے اپنا امام وقت تسلیم کرلیں

استعدادیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر ایک اپنی استعداد کے موافق یہاں رہ کر فائدہ اُٹھا رہا ہے اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی امراض کا فکر کرنا چاہئے۔ اور دوسروں کے امراض پر نکتہ چینی اور نظر یہ راہ سالک کے لئے خیر و برکت کی راہ نہیں ہے بلکہ نفس کا ایک **دھوکا** ہے جب وہ دوسروں کی عیب گیری اور نکتہ چینی پر لگ جاتا ہے تو پھر اپنے مطالعہ اور محاسبہ کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے اور اصل مطلب سے دور جا نکلتا ہے ان دو باتوں کے علاوہ تیسری بات جو ہمارے احباب کے **زیر نظر** رہنی چاہئے وہ نہائت اہم اور ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ان امور پر غور کرنے کے لئے کافی وقت نکال سکیں جو قوم کی **اصلاح** کے سوال پر غور کرنے کا وقت ہو۔

اور قومی ضرورتوں اور سلسلہ کی اغراض کو بہترین اور مفید طریق پر پورا کرنے کے لئے اپنے **اموال** کی قربانی کرو۔ اور الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں جو امور آپ کی توجہ کے لئے پیش کئے گئے ہیں اُن پر مشورہ کرکے مفید نتیجہ پر آنے کے لئے خدا سے دعا کرو سا اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین!

اسلام تمام ہدایتوں کا جامع ہے؟

(حضرت خلیفۃ المسیح کی زبان سے۔ ۲۴ مارچ ۱۹۱۲ء)

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بیان کرے تمہارے آگے تمام ہدائت کی راہیں ان لوگوں کی جو گذر گئے) فرمایا یہ دعویٰ کسی کتاب کا نہیں ہے سوائے قرآن شریف کے۔ اللہ فرماتا ہے کوئی بھی ایسی راہ نہیں جو کسی ملک کی بھلائی کے واسطے یا کسی قوم کی بھلائی کے متعلق پہلے لوگوں میں گذر چکی ہو۔ اور ہم نے قرآن میں بیان نہ کی ہو میں نے کوشش کی ہے کہ کوئی راہ بتاوے کہ جس سے اللہ راضی ہو جاوے اور مخلوق کا بھلا ہو جس کو کسی بزرگ نے بتایا ہو۔ اور وہ اتم طور پر قرآن میں بیان نہ ہو خواہ وہ ارسطو کا قول ہو۔ خواہ جالینوس نے بیان کیا ہو۔ خواہ زرتشت کا یا رامچندر کا۔ یا کرشن جی کا یا بدھ فرمان ہو۔ غرضیکہ اللہ کو راضی کرنے کے لئے اور مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے کوئی قانون نہیں جو قرآن میں اتم طور پر اس کا بیان نہ ہو۔ میں تو بڈھا ہو گیا ہوں اور سب کو پوچھتا ہی رہا ہوں۔ مگر کسی نے بیان نہیں کیا۔ اب تم لوگوں کا کام ہے تم کسی سے پوچھو۔ ایک شخص عزیز مرزا نے ایک مضمون لکھا تھا کہ میں نے بدھ کی کتاب میں ایک فقرہ دیکھا ہے جو کسی مذہب میں نہیں ہمارے میر محمد اسحاق کو توفیق ملی۔ اُنھوں نے اس کا ایسا لطیف جواب دیا کہ عزیز مرزا کو ماننا پڑا کہ میں نے غلطی کی ہے۔ میں نے میر صاحب کے لئے بہت دعا کی ایک دفعہ ایک شخص نے میرے سامنے کہا کہ خدا کی ایک صفت ہم ہندوؤں میں ہے جو قرآن میں نہیں ہے میں نے کہا وہ کیا ہے اُس نے کہا کہ ہم خدا کو باپ کہتے ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ بڑی بات ہے۔ باپ کا تعلق بیٹے سے پچیس منٹ سے زیادہ نہیں ہوتا جو اوسط مدت امساک کی ہے اور اس عرصہ میں اس کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا۔ کہ میں کیا دے رہا ہوں۔ لڑکا یا لڑکی۔ اور وہ اس بات سے بھی بےخبر ہوتا ہے کہ اچھا ہو گا یا بُرا۔ اس کے بعد پھر اس کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ اس کی پرورش کون کر رہا ہے کیا باپ کے تعلقات رب سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔ رب کے ہم ہر آن میں محتاج ہیں۔ وہ ہر وقت ہماری پرورش کرتا ہے۔ کھانا پینا۔ روشنی۔ ہوا۔ آگ۔ سب اُسی کا ہے۔ اندر سے نکلنے والی کاربن بھی اُسی کی ہے۔ یہ سب ربت کا فضل ہے نہ اَبت کا۔ مولوی عبدالکریم نے ایک بحث میں کیا لطیفہ فرمایا ہے۔ کہ برہمو خدا کو ماں کہتے ہیں۔ آریہ باپ کہتے ہیں۔ کیا اچھا ہو۔ یہ دونوں آپس میں بیاہ کرلیں۔ یہ ہم نے اس واسطے کہا ہے کہ تب دوسروں سے ایسی تحدی کرو جب پہلے تم کو قرآن کا پورا علم ہو۔

(نور)

قادیان میں عید اضحی

۲۰ نومبر ۱۹۱۲ء کو قادیان میں عید الضحیٰ کی نماز حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھائی۔ جو مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی۔ نماز کے بعد حضرت نے جو خطبہ پڑھا اس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کی تصریح کی کہ کسطرح وہ دین کی طرف سے غافل ہو رہے ہیں اور قرآن مجید کے احکام کو ترک کر رہے ہیں۔ یہ خطبہ نہایت درد انگیز تھا۔ ان حالات کے اظہار کی غرض یہ تھی کہ احمدی قوم قرآن مجید کے احکام کو اپنا عملدرآمد اور دستور العمل قرار دے وہ ان لوگوں کے ساتھ نہ ملے جو قرآن مجید کے احکام کو باطل کرنے کی مختلف رنگوں میں کوشش کرتے ہیں۔

آپ نے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اسطرح ہے کہ آپ نے ایک نوجوان تعلیم یافتہ کا ذکر کیا کہ آپ اسکو قرآن مجید کے احکام کی طرف توجہ دلا رہے تھے ۔ اور سمجھا رہے تھے کہ مسلمانوں کی ترقی اور بحالی دین کی راہ سے ہوگی وہ دین اسلام کے سچے متبع ہونگے اللہ تعالیٰ ان کی ہر قسم کی ذلتوں اور مصیبتوں کو دور کر دیگا۔ مگر اس جنٹلمین نے کہا کہ آپ ہمکو تیرہ سو برس پیچھے لیجا رہے ہیں گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اصول عملدرآمد کے تیرہ سو برس پہلے دیئے تھے اس کی نظر میں آج وہ نعوذ باللہ کارآمد نہیں ہیں۔ . . . .

. . . .

. . . . اور ان پر عمل کرنا ترقی کی رو کو تیرہ سو برس پیچھے ہٹا دینا ہے۔ آپ نے ظاہر کیا کہ اس قسم کے خیالات ایک دو نہیں بہتوں کے دلوں میں ہیں پھر آپ نے بتایا کہ یہ تو قرآن مجید اور اسلام کے حدود شرائع کو باطل کرنے کی ایک کوشش تھی نمازوں کے ترک کے لئے پہلی کوشش یوں شروع ہوئی۔ کہ وہ اپنی ہی زبان میں ادا کی جایا کرے۔ قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ اس میں پڑھا جاوے۔ ایسا ہی دوسری زبانوں میں اصل قرآن نہ پڑھا جاوے۔ مجھے جب شخص نے ذکر کیا میں نے اُس کو کہا کہ پھر نثر سے نظم میں ہوگا پھر وہ نظم کبھی ٹھمری کی شکل اختیار کریگی اور پھر رفتہ رفتہ اس کے ساتھ ڈھولک وغیرہ ساز ہونگے اور یہ اچھا خاصہ تماشا ہو جائیگا اور مسلمانوں میں جو چیز مشترک تھی (عربی زبان اور قرآن) وہ جاتی رہیگی۔ اور نہ نماز کی حقیقت پیدا ہوگی۔

پھر اس پر ترقی ہوئی تو میرے کانوں میں آوازیں آئیں کہ کرسیوں پر بیٹھکر سامنے بنچ یا میز ہوں اور نماز کے لئے لوگ جمع ہو جایا کریں تو خدا تعالیٰ کی حمد میں کوئی گیت گا دے جہاں کسی کے دل میں جوش پیدا ہووے وہ اس مقام پر میز پر ذرا سر جھکا دیا کرے اس قسم کی آوازیں میرے کانوں میں ترک نماز کے لئے آئیں۔ پھر روزہ کے متعلق کہا گیا کہ بھوکا رہنا بالکل بیفائدہ ہے۔ اگر روزہ رکھنا ہی ہو تو اس میں خوشت (میوہ جات) وغیرہ کھا لئے جایا کریں۔

یہ تو تعلیمیافتہ لوگوں کی تجویز تھی بعض دوسرے لوگوں نے کہدیا کہ جو غریب ہوں وہ روزہ رکھ لے اور امرا صرف فدیہ دیدیا کریں۔

پھر حج کے لئے کہا گیا کہ قومی کانفرنس علیگڈھ میں شمولیت سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے اور کافی ہے کہ لوگ وہاں شامل ہو جایا کریں اور زکوٰۃ کے بدلے قومی کالجوں میں چندہ دیدیا۔ اب میرے کانوں میں قربانی کے روکنے کی آوازیں آتی ہیں

یہ تمام باتیں مسلمانوں کی بدقسمتی کی ہیں۔ ان کو چھوڑ کر یہ ترقی نہیں کر سکتے۔ اگر اسلام ہی ان کے ہاتھ میں نہ رہا تو یہ کچھ بھی نہ ہونگے۔

پھر آپ نے قربانی کے متعلق اس کی حقیقت اور فلسفہ پر مختصر سی تقریر فرمائی اور بتایا کہ کسطرح پر قدرت نے قربانی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے آپ قربانی کی حقیقت بتا رہے تھے کہ ضعف غالب ہوگیا۔ اور تقریر کا نیا سلسلہ بند کرنا پڑا اس لئے دعا پر خطبہ کو ختم کر دیا۔ اگرچہ قربانی کا موقعہ گذر گیا تاہم قربانی کا مضمون ایسا ہے کہ آئے دن اسپر غیر مسلم لوگ اعتراض کرتے رہتے ہیں اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نور الدین میں اس مسئلہ پر نہایت وضاحت سے بحث ہے لوگ اسے پڑھیں اور شائع کریں۔ تاکہ بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔

اس مقام پر اس امر کا ذکر بے محل نہیں کہ بلقان کی جنگ کی وجہ سے بعض علماء نے بھی کوتاہ اندیشی کر یہ فتویٰ دیدیا تھا کہ قربانی نہ کی جاوے اور اس کی قیمت ترکوں کی مدد کے لئے دیجاوے۔ الحکم نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی جب سیدنا نور الدین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اس کے متعلق استفتا پیش ہوا تو آپ نے بھی

قربانی کرنیکا ہی فتویٰ دیا

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عام طور پر اسی فتوے کی تائید ہوئی اور بہت ہی تھوڑے لوگ ہونگے جنہوں نے اپنی ہوائے نفس کے ماتحت اس کے خلاف کرنا پسند کیا ہو۔ برادرم اکمل نے عید اضحی پر ایک جامع مضمون تشحیذ کے تازہ نمبر میں لکھ کر بڑا احسان کیا ہے۔

نور الدین سے اقتباس کر کے اُس کو ایک عمدہ ترتیب میں قربانی کے متعلق جو قاضی صاحب نے لکھا ہے چاہتا ہوں کہ ایک حصہ یہاں بھی اُسے درج کر دوں تاکہ وہ سوچنے والوں کے لئے اگر اللہ تعالیٰ چاہے مفید ہو

قربانی کا رواج تمام قوموں میں

نور الدین میں بحوالہ انسائیکلو پیڈیا برطانیکا مرقوم ہے۔ کہ ایران۔ انڈیا۔ یونان۔ عرب افریقہ۔ قدیم امریکہ اور روما میں قربانی کا عام رواج تھا۔

عبرانیوں میں بھی شکریہ۔ کفارہ۔ حمد الٰہی کے لئے لڑکے کے تولد ختنہ شادی پر اور مہمان کے آنے پر فتحمندی زمین کے جوتنے. کنوئیں کی بنیاد بنا عمارت باہمی معاہدہ۔ مردہ کی سالانہ رسم شکار کے بعد اور جب

کسی کا جانور پہلا بچہ دے تو قربانی ہوا کرتی تھی۔ بابلیوں میں انسان کی قربانی کا رواج تھا۔ روما میں سور کی انگلستان میں دورو ایڈسن قوم میں قربانی تھی اور انڈیا کی تمام اقوام میں قربانیاں ہوتی تھیں۔

غرض کوئی قوم کوئی مذہب اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس میں کسی نہ کسی پہلو سے قربانی کا رواج نہیں یا نہ تھا۔ بائبل کو پڑھ جاؤ۔ جابجا قربانی کا ذکر ہے۔ قابیل اور ہابیل کی قربانی اور پھر اس پر قتل تک نوبت پہنچنا تو بہت مشہور ہے۔ وید بھی قربانیوں کے ذکر سے خالی نہیں۔ مہارشی دیویندر ناتھ ٹھاکر جی جو بنگال کے ایک مقبول و محترم مصنف ہیں ان کی ایک کتاب کا ترجمہ شردھے پرکاش دیو جی نے اردو میں کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۹۶ میں لکھا ہے کہ جو چیزیں خود ان کو (ہندوؤں) پسند تھیں انہیں کی اگنی میں آہوتی دیتے تھے۔ مثلاً گوشت چاول کی روٹی گھی دودھ صفحہ ۶۳ میں ہے۔ گھوڑے۔ گائے۔ بجرا۔ بھیڑ وغیرہ حیوانوں کے خاص خاص حصے دیوتاؤں کو آہوتی دیتے تھے" یعنی پرانے ہندو بھی مسلمانوں کی طرح ...... کی قربانی کرتے تھے۔ (دیکھیں ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء) اس پرانے رواج کی یادگار اب بھی کئی مندروں میں قائم ہے جیسے پوری میں ہر روز ایک بکرے کی قربانی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ دھرمپال قربانیوں کی کثرت کی وجہ سے مکھیوں کی بھنبھناہٹ کا ذکر کرتا ہے۔ اسے جلنے دو۔ اگنی کنڈ میں اگنی دیوتا کے لئے جو کچھ ڈالدیا جاتا ہے اس میں شہد اور کستوری شامل ہے جو بہت سے جاندار مکھیوں اور ہرنوں کی قربانی کے سوا ملنی ناممکن ہے۔

اسلام کی قربانی پر اعتراض فضول ہے۔

باوجود ان مثالوں کے اسلام کی قربانی پر ایک دل آزار حملہ ہے

ایسے لوگ یا تو خدا کے منکر ہیں یا قربانی کے اصول سے ناواقف اور پھر اسلامی فلاسفی سے مطلق جاہل۔ یہ لوگ اگر عام قانون قدرت کو دیکھیں تو بھی انھیں اپنا اعتراض واپس لینے پڑیں۔

حیات عالم قربانیوں پر موقوف ہے۔

کیا وہ نہیں دیکھتے چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں پر قربان ہوتی ہیں اور اس قربانی سے تباہی نہیں پڑتی بلکہ ترقی ہوتی ہے۔ آکسیجن کی قربانی نہ ہو تو حضرت انسان زندہ نہ رہ سکیں بلکہ کوئی متنفس نہ دیکھا جائے۔ کاربن نہ ہو تو درخت سرسبز نہ ہوں۔ پھر درخت قربان نہ ہوں جن میں ایک قسم کی روح مانی جاتی ہے۔ تو انسان کو زندگی دوبھر ہو۔ کوئی حیوان زندہ نہ رہے حیوان قربان نہ ہوں تو انسان کے لئے دنیا کی رہائش وبال جان ہو جائے۔

جو لوگ بڑے رحمدل بنتے ہیں اور کہتے ہیں قربانی ایک ظلم ہے ان کے زخموں میں اگر کیڑے پڑ جائیں تو ان کی ہلاکت پر تو وہ بھی خوشدلی سے راضی ہیں زخموں سے بچے رہیں تو کم از کم پانی پینے سے انکار نہیں کر سکتے۔ جس میں ہزاروں لاکھوں کیڑوں کی قربانی ہو جاتی ہے۔ یہ باتیں خدا کے منکروں اور خدا پرستوں دونوں پر حجت ہیں۔ پھر تمام مذاہب خصوصاً ہمارے آریہ معترض خدا تعالیٰ کو دیالو۔ کرپالو رحیم کریم مانتے ہیں۔ خود اس کی مملکت میں ہم دیکھتے ہیں۔ باز شاہین۔ بلیاں شیر چیتے بھیڑیئے مگرمچھ دوسرے جانوروں کو کھا جانے والے جانور موجود ہیں۔ بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں یہ قانون ذبح آخر اسی کا بنایا ہوا ہے پس قربانی پر اعتراض کرنا خدا کے فعل پر خدا کے قانون پر اعتراض کرنا ہے۔ بلکہ اس پہلو سے اگر دیکھیں کہ یہ معترض بھی آخرکار ان حیوانوں سے خدمت لیتے ہیں ان سے دودھ دوہتے ہیں اپنا بوجھ لادتے ہیں ان سے طرح طرح کی مشقتیں لیتے ہیں یہ بھی ایک قسم کی قربانی ہے اس کا حق ان کو کس طرح حاصل ہوا اگر کہیں کہ ہم ان کو کھلاتے پلاتے ہیں تو میں سوچتا ہوں جب ایک انسان اشرف المخلوقات کو چند روپے ماہوار تنخواہ دیکر بادشاہ کو حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ سپاہی اس پر اس کے بدلہ میں اپنی جان فدا کرے تو ایک جانور کی قربانی میں کیا محذور ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کے نزدیک جو تناسخ کے قائل ہیں۔ کیونکہ اگر ذبح تکلیف دہ امر ہو تو بھی ان کے پچھلے جنم کے پاپوں کی سزا میں ہی ہوگا اور یہ بھی ثابت نہیں ہو سکتا کہ اگر جانوروں کی قربانی چھوڑ دی جائے تو وہ پھر نہیں مرینگے۔ یا ان کی کثرت عرصہ عالم کو ان پر تنگ نہیں کردیگی۔

کیا ہندوستان کے مسلمانوں کو جہاد کرنا چاہیئے؟

جہاد کا غلط مفہوم یورپین قوموں کو بتایا گیا ہے اور اکثر مسلمان بھی اس کی حقیقت سے محض ناآشنا رہے ہیں۔ جہاد سعی فی الدین کا نام ہے اور اس کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا پر واضح کی۔ جہاں اور اعتقادی اور عملی کمزوریاں مسلمانوں میں پھیل گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے جس کی اصلاح حضرت امام نے کی ہے۔

گو ترکوں کے ساتھ جب سے جنگ اغیار شروع ہوئی ہے اسوقت سے بعض لوگ محض جوش سے جو زیادہ تر ذاتی اغراض کا نتیجہ ہے مسلمانوں میں مختلف قسم کی تحریکیں کر رہے ہیں کوئی والنٹیر بھیجنا چاہتا ہے کوئی قرضہ کی تحریک کرتا ہے اور چندہ کی تحریک تو عام ہے ایک نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ اس وقت جہاد کرنا چاہیئے۔ اس قسم کی فضول گوئیوں سے میں نہیں سمجھتا مسلمانان ہند کو کیا فائدہ پہنچیگا۔ میں نے پہلے کسی نوٹ میں لکھا تھا کہ آجکل ٹرکی کے متعلق مسلمانوں کے جوش کے خلاف کوئی بات کہنا نہایت ہی مشکل ہو رہا ہے مگر حق گوئی کے

مقابلہ میں ان ملامتوں کی پروا کرنا سخت جہالت اور بزدلی ہے۔ اِسی بنا پر بیسے قربانی کے بدلہ روپیہ دینے کی تحریک کی مخالفت کی اور خدا کا شکر ہے کہ اس میں بہت بڑی کامیابی ہوئی اور اس تجویز **تنسیخ قربانی** پر قریباً ہر طرف سے ملامت ہوئی اس سے ان **علماء** کے تقویٰ و طہارت کا بھی انداز ہو گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے شریعت کی تنسیخ کے لئے کس دلیری سے کام لیتے ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک **مامور و مرسل** حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو جب ہم **نبی اللہ** کہتے ہیں اس لئے کہ خدا نے بھی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا یہی نام رکھا تو ہم پر کفر کا فتویٰ دینے دوڑتے ہیں اور آپ جب شریعت کی تنسیخ کرکے **نبوت جدید** بناتے ہیں تو شرم نہیں آتی۔

غرض اب **جہاد** کے متعلق بھی مضمون نکل رہے ہیں یہ سراسر جہالت کا نتیجہ ہے۔ وہ لوگ جو اسوقت محض جوش کے چلتے ہیں میری بات پر گالیاں دینگے مگر میں **احمدی قوم** کو یہ بتا دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ انہیں اس قسم کی جوش پیدا کرنیوالی تحریکوں سے بالکل الگ رہنا چاہئے۔ خدا کے برگزیدہ **مہدی** نے **ممانعت جہاد** کا فتویٰ دیدیا ہوا ہے اور سالہا سال ہوئے وہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے میں نے آج پھر اسکو شائع کر دیا ہے اس **فتویٰ** کو پڑھ کر اور سن کر پھر اگر کوئی خدا سے نہیں ڈرتا تو یاد رکھو اسکا انجام اچھا نہیں **ترکی سلطنت** ایک ابتلاء کے نیچے ہے اور وہ اپنی کرتوتوں کے ماتحت اس ابتلاء میں ہے۔ آسمان کے نیچے اسی زمین پر اسی زمانہ میں **سخت گناہ** ہوا ہے خدا تعالیٰ کے **مرسل** کا انکار کیا گیا اور اس **ترکی سلطنت** کے ارکان و اعیان کی اندرونی حالت جو خدا کے مسیح کو کشف میں دکھائی گئی تھی اس کے اظہار پر سخت سب و شتم کی گئی اور اس پاک دل کو دکھ دیا گیا۔ گندی گالیاں جو چوہڑوں چماروں کا کام بھی نہیں دی گئیں وہ وقت گذر گیا

مگر خدا کے مرسل کو جو دکھ دیا گیا تھا اور جو اس نے قبل از وقت کہا تھا وہ پورا ہو رہا ہے۔ مسلمانو یاد رکھو **مسیح اول** کی مخالفت اور اُس کے انکار سے یہود **ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ** کے مصداق ہو گئے تھے اس مسیح کی جو اپنے سید و مولیٰ کی زبردست **قوت قدسی کا پھل** ہے۔ مخالفت اسی قسم کی **لعنت** اپنا نتیجہ رکھتی ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت مسلمان یہود سے مماثلت اختیار کرینگے۔ تم خدا سے ڈرو۔ اور یہود کی حالت پر غور کرو۔ ان تمام جوشوں کو چھوڑ دو اور خدا سے یہ دعا کرو کہ مسلمان مسلمان بن جاویں۔ جب وہ متقی اور محسن ہونگے تو خدا تعالیٰ خود ان کا **ناصر** اور محافظ ہوگا۔ ورنہ اسے ان کی کچھ بھی پروا نہیں ہے کیا پہلے مسلمانوں کے ہاتھوں سے سلطنتیں نہیں نکلیں۔ **زوال بغداد** کی داستان پرانی نہیں لکھا ہے کہ اس وقت آسمان سے آواز آتی تھی **ایھا الکفار اقتلوا الفجار** پس اس وقت کی حالت کو دیکھ لو کیا ہو رہی ہے احمدی قوم کی پوزیشن اس امر میں وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہاروں میں شائع کر دی ہے۔

جہاد کے فتوے میں جن صفات عالیہ کے فقدان کا ذکر کیا ہے ان کو حاصل کرو اور امام کیساتھ تعلق پیدا کرو ہمیں ایسی تحریکوں کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں یہ محض ایک **تماشا** ہے جو ہو رہا ہے۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا ہمیں چندہ دینا چاہئے؟ **تعاونوا علی البر والتقوی** کا حکم قرآن مجید میں ہے اس اصل پر اپنے چندوں کو پرکھ لو۔ ہماری جماعت یاد رکھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مختلف ضرورتوں کے لئے چندوں کا اعلان کر دیا کرتے ہیں۔ اگر انھوں نے کوئی **اعلان** اس قسم کا کیا ہے تو اس کو اپنے لئے دستور العمل بناؤ۔ اگر نہیں کیا تو اس قسم کے فتوے پوچھنے بھی غیر ضروری اور بیہودہ ہیں **امام** جب خود کسی ضرورت کو محسوس کریگا اسکا اعلان کر دیگا۔

میں تو سمجھتا ہوں احمدی قوم کے لئے اپنے سلسلہ کی ضرورتیں بہت ہیں۔ قرآن مجید میں **یسئلونک ماذا ینفقون** کے جواب میں **قل العفو** آیا ہے۔ پھر یہاں کی ضرورتوں کو مقدم کرو۔

ہاں یہ وقت **استغفار و لاحول** کا ہے۔ خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکا ہوا ہے۔ مسلمان مسلمان کہلا کر خدا تعالیٰ کے حضور مجرم قرار پائے تو نوبت یہانتک پہنچی اس لئے **استغفار** کرو کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اور اپنے فضل سے ہمکو اپنی رضا کے مقام پر اٹھا دے

یاد رکھو تمہارا امام سید امیر علی یا ہز ہائنس آغا خاں بالقابہ نہیں بلکہ تمہارا امام زندہ تم میں موجود ہے۔ اگر تم کوئی بات اس کے **مسلک** کے خلاف کروگے تو خدا کے حضور جوابدہ ہوگے۔ میں بحیثیت ایک احمدی **اخبار نویس** کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے جانشین کے کلام اور تحریروں سے جو کچھ سمجھا ہوں وہ یہی ہے کہ ہمیں ایسی **تحریکوں** میں شمولیت کی ضرورت نہیں؛ یہ سچ ہے تھوڑی دیر کے لئے تمہیں گالیاں دیجائینگی اور مجھے تو خدا جانے کیا کیا کچھ کہا جائیگا مگر اللہ تعالیٰ میرے دل کو دیکھتا ہے کہ میں **محض حق** کے لئے یہ امر ظاہر کرتا ہوں کہ **احمدی قوم اپنے امام کے مسلک** کو نہ بھولے۔

ہم جانتے ہیں کہ اس چندہ دینے میں گورنمنٹ بھی خوش ہے اور گورنمنٹ کے آفیسر خود چندہ دے رہے ہیں۔ اس لئے اگر محض گورنمنٹ کی خوشنودی مطلوب ہو تو سب سے پہلے اس چندہ میں شریک ہونا چاہئے۔ مگر ہمارا مقصود خدا ہونا چاہئے نہ کچھ اور

میں پھر کہتا ہوں کہ **ترکوں** اور عام **مسلمانوں**

پھر یہ ایک انقلاب ہے جو خدا کے مرسل مسیح و مہدی کے انکار کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کلام اپنے بندہ پر قبل از وقت نازل فرمایا وہ پورا ہو کر رہیگا۔ اور خدا اپنے نذیر کو قبول کریگا اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

یہ باتیں اس وقت عجیب اور حیرت انگیز معلوم ہوتی ہیں مگر وقت آتا ہے کہ مغربی قومیں بھی نیازمندی کے ساتھ اسکو قبول کرینگی

احمدی قوم! میں نے اپنا فرض اس وقت بھی ادا کر دیا ہے اور میں نے ان گالیوں اور بدگوئیوں کا پہلے سے اندازہ کر لیا ہے جو ایسے وقت اس قسم کے محرک کا حصہ ہو سکتی ہیں مگر میں ان گالیوں پر جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول کے پیام کی تبلیغ میں ملتی ہیں، ان لاکھوں تعریفوں کو قربان کر دینے کی توفیق خدا سے چاہتا ہوں جو محض دنیا کی نمائش اور حق کو کچل دینے سے ہوتی ہو۔ حضرت مسیح موعود کی تصنیفات کو پڑھو اور ان پر غور کر کے قدرت الٰہی کے کرشموں اور نشانات کا معائنہ کرو کہ

پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے

اور دوسری جگہ مخالفت جہاد کا فتویٰ پڑھو اور سناؤ اس میں لکھا ہے ؎

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اسکا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

میں نے حضرت کے اس ارشاد کی تعمیل میں یہ نوٹ لکھ دیا ہے اور اس کو حضرت امام کے ہی ارشاد پر ختم کرتا ہوں ؎

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

پس چند دنوں میں نحن علی الحق کے اصل کو دیکھو اور اخلاص اور صواب کو مد نظر رکھو خدا تمہارے ساتھ ہو

آمین!

دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ مسیح موعود کی طرف سے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اُس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلینگے بچے سانپوں سے بےخوف و بےگزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولینگے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں
کر دیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ طاقت و قوت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ حلم وہ فلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلقت خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی۔

نوٹ:۔ ایک زبردست الہام اور کشف آج ۲۔جون سنہ ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا اس کی آخری سطر میں لکھا تھا اقبال۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا یعنی انجام باقبال ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ٭ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائینگے جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائینگے اور خوب پکڑے جائینگے اور کوئی گریز کی جگہ اُن کے لئے باقی نہ رہیگی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے اس کے بعد ۳۔جون سنہ ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا۔ کافر جو کہتے تھے نگونسار ہو گئے جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے۔ یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت پوری ہو گئی کہ اُن کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل

پر یہ ایک ابتلاء ہے جو خدا کے مرسل مسیح و مہدی کے انکار کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کلام اپنے بندے پر قبل از وقت نازل فرمایا وہ پورا ہو کر رہیگا۔ اور **خدا اپنے نذیر کو قبول کریگا اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا** یہ باتیں اس وقت عجیب اور حیرت انگیز معلوم ہوتی ہیں مگر وقت آتا ہے کہ **مغربی قومیں بھی نیازمندی کے ساتھ اسکو قبول کرینگی**

احمدی قوم! میں نے اپنا فرض اس وقت بھی ادا کر دیا ہے اور میں نے ان گالیوں اور بدگوئیوں کا پہلے سے اندازہ کر لیا ہے جو ایسے وقت اس قسم کے محرک کا حصہ ہو سکتی ہیں مگر میں ان گالیوں پر جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول کے پیام کی تبلیغ میں ملتی ہیں) ان لاکھوں تعریفوں کو قربان کر دینے کی توفیق خدا سے چاہتا ہوں جو محض دنیا کی نمائش اور حق کو کچل دینے سے ہوتی ہو۔ حضرت مسیح موعود کی تصنیفات کو پڑھو اور اپنے غور کر کے قدرت الٰہی کے کرشموں اور نشانات کا معائنہ کرو کہ

پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے

اور دوسری جگہ مخالفت جہاد کا فتویٰ پڑھو اور سناؤ اس میں لکھا ہے ؎

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اسکا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد۔ حرام اور قبیح ہے

میں نے حضرت کے اس ارشاد کی تعمیل ہی یہ نوٹ لکھ دیا ہے اور اس کو حضرت امام کے ہی ارشاد پر ختم کرتا ہوں ؎

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

پس چند دن میں تعاون علی البر کے اصل کو دیکھ لو اور اخلاص اور صواب کو مدنظر رکھو خدا تمہارے ساتھ ہو

آمین!

دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ مسیح موعود کیطرف سے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے*
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

ہوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلینگے بچے سانپوں سے بےخوف و بےگزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولینگے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں
کر دیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ طاقت و قوت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلقت خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی۔

نوٹ * ایک زبردست الہام اور کشف آج ۲۔ جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا اس کی آخری سطر میں لکھا تھا اقبال میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا یعنی انجام باقبال ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے * کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائینگے جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائینگے اور خوب پکڑے جائینگے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہ رہیگی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے اس کے بعد ۳۔ جون ۱۹۰۰ء کو وقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا۔ کافر جو کہتے تھے نگونسار ہو گئے جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے۔ یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت پوری ہو گئی کہ ان کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل

[illegible] خدا نے فیصلہ کر دیا

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
زبان تنی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دل سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی۔
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب تم پہ کوئی جبر نہیں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تیرہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
تقوے کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اے غافلوں یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تھوڑے نہیں نشاں جو دکھلائے گئے تمہیں
پر تم نے اُن سے کچھ بھی اُٹھایا نہ فائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤگے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤگے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤگے یا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤگے یا نہیں
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
لوگوں کو یہ بتلائے کہ وقت مسیح ہے
ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا

اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی عادت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے۔
اُس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے
تم خود ہی غیر بنکے محل سزا ہوئے
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بیفروغ ہیں
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
کیا پاک راز تھے جو بتلائے گئے تمہیں
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
خوا اپنی پاک و صاف بناؤگے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤگے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤگے یا نہیں
اُسوقت اسکو منہ بھی دکھاؤگے یا نہیں
اب اُس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

دارالامان کا ہفتہ

۱ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت الحمدللہ بخیریت ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب خدا کے فضل سے حج سے فارغ ہو چکے ہونگے اس سفر میں ان کو دعاؤں کی خاص توفیق اللہ تعالیٰ نے دی اور آپ کے سینہ کو کھولدیا باوجودیکہ سفر میں ان کی صحت اچھی نہیں رہی تھی دعاؤں کے لئے آپ نے لکھا مجھے تکان نہیں ہوتی تھی یہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل کا نشان ہے قوم اپنے مخدوم کو دعاؤں میں کسطرح فراموش کر سکتی ہے جبکہ وہ اس کے لئے رات دن دعاؤں میں مصروف ہیں بہرحال ان کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں عافیت کے ساتھ بامراد لائے اور انھیں اپنی درماندہ قوم کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے بہترین سامان اور قوتیں عطا فرمائے حضرت میر ناصر نواب صاحب امیر الصعفاء بھی حج سے فارغ ہو چکے ہونگے دعا ہے ان کی بھی مدد ہو

۲ - حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے روز و شب اپنی درماندہ قوم کی بھلائی میں صرف ہو رہے ہیں ۱۸ - نومبر کی شام نے حضرت خلیفۃ المسیح کے گھوڑی سے گرنے کے واقعہ کو یاد دلا دیا آپ درس قرآن دے رہے تھے اور حسب معمول بعد عصر گھر آنے لگے کہ سخت چکر آیا اور غش آگیا ایسا غش کہ حضرت نے اس سے پہلے کبھی ایسی حالتیں نہیں دیکھا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا۔ دوسرے ہی دن وہ سب سلسلہ درس تدریس کا شروع ہو گیا الحمدللہ علیٰ ذالک

حضرت خلیفۃ المسیح جو مجاہدہ آجکل کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا یہ ارشاد بالکل درست ہے انسان طعام سے نہیں بلکہ کلام سے زندہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو نافع الناس بنایا ہے ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کے ماتحت دیر تک اسلام اور اہل اسلام کو آپ کی ذات سے نفع اُٹھانے کا موقع ملے۔ بہت ضرورت ہے کہ قوم حضرت کی صحت و عافیت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہے اور اس کی دعائیں قوم کے حق میں قبول ہو کر ہمیں تبدیلی کی توفیق عطا ہو آمین

اطلاع - دسمبر کا پہلا پرچہ ہمیشہ الحکم کی سالانہ قیمتوں کیلئے وی پی ہوا کرتا ہے مگر میں نے اس مرتبہ آسانی کے لئے یہ تجویز کیا ہے کہ یکم دسمبر کو خریداران الحکم کے نام وی پی روانہ کئے جاویں جو لوگ الحکم کے بقا اور استحکام کے شروع سے موید اور اس کے دلی معاون ہیں ان سے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں وہ حسب معمول وی پی وصول کر لینگے - یہ یاد رہے کہ وی پی میں ہمیشہ چار آنے پرچے بھیجے جاتے ہیں خاکسار یعقوب علی -

دیناودیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ اُنس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی۔
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب تم پہ کوئی جبر نہیں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب نا سفانہ ہے
اے قوم تیرہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
تقوے کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تھوڑے نہیں نشاں جو دکھلائے گئے تمھیں
پر تم نے اُن سے کچھ بھی اُٹھایا نہ فائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤگے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
لوگوں کو یہ بتلائے کہ وقت مسیح ہے
ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا

اب تم کو غیر قوم پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی عادت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
دل مرگئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہوگئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے۔
اُس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے
تم خود ہی غیر کے محل سزا ہوئے
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
کیا پاک راز تھے جو بتلائے گئے تمھیں
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
خو اپنی پاک و صاف بناؤگے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں
اُسوقت اسکو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
اب اُس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت الحمد للّٰہ بخیریت ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب خدا کے فضل سے حج کو فارغ ہو چکے ہونگے اس سفر میں ان کو دعاؤں کی خاص توفیق اللہ تعالیٰ نے دی اور آپ کے سینہ کو کھول دیا باوجودیکہ سفر میں ان کی صحت اچھی نہیں رہی تھی دعاؤں کے لئے آپ نے لکھا مجھے تکان نہیں ہوتی تھی یہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل کا نشان ہے قوم اپنے مخدوم کو دعاؤں میں کسطرح فراموش کر سکتی ہے جب کہ وہ اس کے لئے رات دن دعاؤں میں مصروف ہے بہرحال ان کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں عافیت کے ساتھ بامراد لائے اور انھیں اپنی درماندہ قوم کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے بہترین سامان اور توفیق عطا فرمائے حضرت میر ناصر نواب صاحب امیر الضعفاء بھی حج سے فارغ ہو چکے ہونگے دعا ہے ان کی بھی مدد ہو

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے روز و شب اپنی درماندہ قوم کی بھلائی میں صرف ہو رہے ہیں ۱۸۔ نومبر کی شام نے حضرت خلیفۃ المسیح کے گھوڑی سے گرنے کے واقعہ کو یاد دلا دیا آپ درس قرآن دے رہے تھے اور حسب معمول بعد دعا گھر آنے لگے کہ سخت چکر آیا اور غش آگیا ایسا غش کہ حضرت نے ... کبھی ایسی حالتیں نہیں دیکھا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا دوسرے ہی دن وہ سب سلسلہ درس و تدریس کا شروع ہو گیا الحمد للّٰہ علیٰ ذالک

حضرت خلیفۃ المسیح جو مجاہدہ آجکل کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا یہ ارشاد بالکل درست ہے انسان طعام سے نہیں بلکہ کلام سے زندہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو نافع الناس بنایا ہے ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کے ماتحت دیر تک اسلام اور اہل اسلام کو آپ کی ذات سے نفع اُٹھانے کا موقع ملے۔ بہت ضرورت ہے کہ قوم حضرت کی صحت و عافیت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہے اور اس کی دعائیں قوم کے حق میں قبول ہو کر ہمیں تبدیلی کی توفیق عطا ہو آمین

اطلاع ۔ دسمبر کا پہلا پرچہ ہمیشہ الحکم کی سالانہ قیمتوں کیلئے وی پی ہو کر جاتا ہے مگر ہم نے اس مرتبہ آسانی کے لئے یہ تجویز کیا ہے کہ کیم دسمبر کو خریداران الحکم کے نام وی پی روانہ کئے جاویں جو لوگ الحکم کے بقا اور استحکام کے شروع سے مددگار اور اس کے دلی معاون ہیں ان سے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں وہ حسب معمول وی پی وصول کر لینگے۔ یہ یاد رہے کہ وی پی میں ہمیشہ چار آنے زیادہ پر پرچے بھیجے جاتے ہیں خاکسار یعقوب علی۔

آئینہ حق نما کی اشاعت کیلئے ایک مبارک تحریک !!

اخویم مولوی سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپور سے ایک گرامی نامہ کے ذریعہ ارقام فرماتے ہیں کہ :

آئینہ حق نما خوب کتاب ہے شیخ یعقوب علی صاحب کیلئے تصنیف کی وجہ سے اور آپ (یعنی خادم الحق) کے لئے چھپوانے اور نہائت ارزاں قیمت پر فروخت کرنے کے سبب سے میں نے جمعہ میں تمام احباب سے دعا کی درخواست کی اور بڑے جوش سے دعا کی گئی اگرچہ آئینہ حق نما کی قیمت بہت ہی مناسب ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اور کمی کی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ تمام احمدی انجمنوں کی طرف سے ۳ر فی جلد کے حساب سے دس پندرہ۔ بیس۔ پچاس۔ سو جتنی جلدوں کی ضرورت ہو اتنی جلدوں کی قیمت آپ کو دیدیجائے اور آپ قیمت ۱۰ر کر دیں۔ مگر صرف غیر احمدیوں کے لئے۔ سردست آئینہ حق نما کی پندرہ جلدوں کے ۳ر فی جلد کے حساب سے ۲ر ۱۲ پیش کرتا ہوں۔ پندرہ جلدوں کے لئے دس آنہ فی جلد کا اعلان غیر احمدیوں کے لئے آپ الحق میں شائع کر دیں۔ اُمید ہے اور بھائی بھی توجہ کرینگے۔ بالخصوص جو آئینہ حق نما کی اشاعت میں زیادہ کوشاں تھے۔ مثلاً اخی المعظم مولوی عمر دین صاحب شملوی و حافظ عبد المجید خان صاحب منصوری بھائی کبیر الدین احمد صاحب لکھنوی و مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگیری وغیرہ۔ اس پر بھی اگر غیر احمدی توجہ نہ کریں تو پھر کوئی اور تجویز ہونی ہونی چاہئے۔ سردست جو ذہن میں آیا۔ عرض کر دیا ہے۔ والسلام مختار احمد شاہجہانپور

میری تجویز

میں اپنے معزز و محترم بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کو سلسلہ کی تائید میں جو کتب ہوں اُن کی اشاعت کا بہت شوق اور دل سے خیال ہمیشہ رہتا ہے جزاھم اللہ احسن الجزا۔ مگر میں آپ کی اس مبارک تحریک پر اتنا استزاد کرتا ہوں کہ آئینہ حق نما کی موجودہ قیمت ۱۳ر ہے۔ جو قریب قریب لاگت کے ہے اور ۳ر فی جلد محصولڈاک صرف ہوتا ہے۔ گویا فی نسخہ ایک روپے کو معہ محصولڈاک خریدار کو ملتا ہے۔ اب اگر ۱۰ر قیمت غیر احمدیوں کے لئے کر دی جاوے تو ۳ر محصول ڈاک لگا کر ۱۳ر ہوں گے جو غیر احمدیوں کی حمیت دینی پر نظر کرنے سے امید نہیں پڑتی کہ وہ دین کے واسطے ۱۳ر بھی خرچ کرنا گوارا کریں۔ اس لئے میں بجائے ایک روپیہ قیمت معہ محصول ڈاک کے غیر احمدیوں کے لئے ۸ر قیمت کرتا ہوں اور وہ اس طرح کہ جو تین آنہ حسب تحریک آپ کے احمدی احباب اس کے متعلق عطا فرماویں وہ تو اس کے محصول ڈاک میں لگائے جاویں۔ اور غیر احمدیوں سے صرف ۸ر قیمت لی جاوے۔ اس تجویز میں اصل قیمت ۱۳ر میں سے ۵ر میں اپنی طرف سے کم کرتا ہوں اور محصول ڈاک کے ۳ر احمدی انجمنیں ادا کر دیں۔ جتنی جلدوں کا محصولڈاک بحساب ۳ر فی جلد مجھے وصول ہوتا ہوتا جائیگا اتنی جلدیں غیر احمدیوں کو ۸ر قیمت پر دیتا جاونگا اور الحق میں اعلان ہوتا رہیگا کہ فلاں انجمن سے یا فلاں احمدی بزرگ سے اس قدر جلدوں کا محصول ڈاک وصول ہوا ہے۔ پس اس قدر جلدیں غیر احمدیوں کو بحساب ۸ر فی جلد کے دیجا سکتی ہیں۔

دوسری تجویز

اگر کوئی بزرگ احباب سلسلہ میں سے مفت تقسیم کرنا چاہیں تو ان کو دس آنہ فی جلد کے حساب سے بغرض تقسیم آئینہ حق نما دیا جائے گا۔ بشرطیکہ دس جلد سے کم کی درخواست نہ ہو۔ اور محصول ڈاک اُن کے ذمہ نہ ہو گا۔ صرف فیس منی آرڈر وہ ادا کریں گے یعنی دس جلد کی قیمت یا اس سے زیادہ جس قدر جلدیں تقسیم کرنا چاہیں اُن کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بحساب ۱۰ر فی جلد بھیجدیں۔ تو ان کو مطلوبہ جلدیں محصول پارسل اپنے پاس سے ادا کر کے ارسال کر دونگا لیکن یہ بھی غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے۔ امید ہے کہ ان ہر دو تجاویز کو اخبارات سلسلہ اپنے اپنے معزز خریداروں میں بغرض اطلاع تمام احمدی برادران کے شائع کر دینگے۔

غیر احمدیوں کیلئے آئینہ حق نما کی تخفیف قیمت کا اعلان

اس وقت پندرہ جلدیں (جن کا محصول ڈاک اخویم سید مختار احمد صاحب سلمہ نے عطا فرمایا ہے) غیر احمدی حضرات کو بقیمت ۸ر دیجا سکتی ہیں۔ جن حضرات کو ضرورت ہو وہ درخواست بھیجکر ۸ر میں کتاب مذکور دفتر الحق دہلی سے منگا لیں صرف ۸ر کا وی پی کیا جائیگا۔

انجمن نعمانیہ لاہور کا پچیسواں سالانہ جلسہ

انجمن النعمانیہ لاہور کا پچیسواں سالانہ جلسہ اس کے اپنے مکان واقعہ ٹکسالی دروازہ متقابل تحصیل لاہور میں بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ ماہ دسمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ء بایام جمعہ۔ ہفتہ اتوار ہونے والا ہے جس میں بفضلہ تعالیٰ مشاہیر علماء۔ مقررین ناظمین شریک ہو کر حاضرین کو اپنے وعظ فیض بیان سے مستفید فرمائینگے برادران اسلام اس محض جلسہ دینی میں جس میں کوئی دُنیاوی شائبہ نہیں ہے۔ شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اور انجمن کی امداد قلمی۔ درمی۔ قدمی فرما کر ذخائر حسنات جمع فرمائیں جو صاحب اپنا تحریری مضمون یا نظم بھیجنا چاہیں وہ قبل از ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۲ء ارسال فرمائیں۔

اور جو صاحب شریک جلسہ ہو کر انجمن کی عزت افزائی فرمانا چاہیں وہ اپنی تشریف آوری کی اطلاع معہ تعداد ہمراہیان کے ۲۰ر دسمبر ۱۹۱۲ء تک مطلع فرماویں اور بستر ہمراہ لاویں۔

خاکسار محرم علی چشتی